

تواتر احادیث مہدی(عج)

<?xml encoding="UTF-8">

حضرت امام مہدی(عج) کے وجود اور ظہور کے بارے میں کتب فریقین میں اتنی احادیث وارد ہوئی ہیں کہ تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہیں ، بلکہ اہل سنت کے بہت بزرگ علماء نے حضرت امام مہدی سے متعلق احادیث کو متواتر جانا ہے ، یا ان کے تواتر کو دوسروں سے نقل کیا ہے ۔

(محقق معاصر اہل سنت ، ناصر الدین البانی نے ساٹھ (۶۰) سے زیادہ علماء کا نام لیا ہے جنہوں نے احادیث مہدی(عج) کے متواتر ہونے پر تصریح کیا ہے ، رجوع کریں ، مجلہ ” تمدن اسلامی ، مقالہ حول المہدی(عج) “ ش، ذی قعدہ ۱۳۷۱ھ ، سال ۲۲ ، چاپ دمشق۔)

حتی بعض علماء نے اس پر کتاب لکھی ہے مثال کے طور پر علامہ شوکانی نے ایک کتاب ” التوضیح فی تواتر ماجاء فی المنتظر ولدجال والمسیح “ کے نام لکھی ہے ہم یہاں پر بطور نمونہ کچھ اقوال قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں :

۱۔ حافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف کنجی شافعی متوفی ۶۷۵ھ ، اپنی کتاب ” البیان فی اخبار صاحب الزمان “ میں لکھتے ہیں :

” تنبیہ آخر، ان الاحادیث الواردة فيه اختلاف كثير رواياتها لاتكاد تنحصر ، فقد قال محمد بن الحسن الاسنوی الشافعی فی کتاب مناقب الشافعی ، قد تواتر الاخبار عن رسول الله بذكر المهدی وانه من اهل بيته۔“

جان لیں ، کہ حضرت مہدی(ع) کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث بہت زیادہ ہیں اور جن کا شمار ممکن نہیں ہے اسی لئے محمد بن حسن اسنوی نے ” مناقب شافعی “ میں کہا ہے ، حضرت مہدی(ع) کے وجود اور ان کا اہل بیت(ع) رسول سے ہونے کے بارے میں ہیں پیغمبر اکرم (ص) سے بہت زیادہ روایات وارد ہوئی ہیں جو تواتر تک پہنچیں ہیں۔

(البیان فی اخبار صاحب الزمان ، باب الثالث فی الاشراف العالم والامارات القریبہ ، ص ۸۱۔)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

” تنبیہ آخر، قد علمت ان احادیث وجود المهدی وخروجه فی آخر الزمان وانه من عترت رسول الله من ولد فاطمة بلغت حدا لتواتر المعنوی، فلا معنى لانكاره ومن ثم ورد ” من كذب بالرجال فقد كفر ومن كذب بالمهدي فقد كفر۔“

ایک اور یاد آوری ، آپ نے جان لیا کہ حضرت مہدی(عج) کے وجود اور ان کے آخری زمانے میں خروج اور ان کا اہل بیت(ع) رسول اور اولاد فاطمہ (ع) سے ہونا حد تواتر معنوی تک پہنچا ہوا ہے لہذا اس سے انکار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اس کے علاوہ روایت میں آیا ہے ” جس نے دجال کو جھٹلایا وہ کافر ہوگیا اور جس نے حضرت مہدی(ع) کو جھٹلایا وہ بھی کافر ہوگیا۔

(البیان فی اخبار صاحب الزمان ، باب الثالث فی الاشراف العالم والامارات القریبہ ، ص ۲۱۔)

۲۔ قاضی محمد بن علی شوکانی ، متوفی ۱۳۵۰ھ ” التوضیح فی تواتر ماجاء فی المہدی “ میں لکھتے ہیں :

والاحادیث الواردة فی المهدی الّتی امکن الوقوف منها خمسون حدیثاً فیها الصحیح والحسن والضعیف المنجبرة وهی متواترة بلاشک ولاشبّهه۔“

اور وہ احادیث جو حضرت مہدی (ع) کے بارے میں وارد ہوئیں ۵۰ پچاس حدیثیں ہیں ان میں سے کچھ صحیح ، کچھ حسن ، اور کچھ ضعیف منجبرہ ، اور یہ احادیث متواتر ہیں جس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ۔

۳۔ بزرگ سنی عالم محمد بن جعفر بن ادریس بن محمد کتانی فاسی مالکی متوفی ۱۳۳۵ھ اپنی کتاب نظم المتناثر من الحدیث المتواتر ” میں لکھتے ہیں :

الاحادیث الواردة فی المهدی المنتظر بکثرة رواياتهم المصطفیٰ بخروج المهدی وآته من اهل بيته وآته يملأ الارض عدلاً (نظم المتناثر ، ص ۲۲۵ سے ۲۲۸-ج ۲۸۹)۔

بہت سے راویوں کی نقل شدہ احادیث متواتر ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ (ص) نے ارشاد فرمایا : حضرت مہدی (ع) کا ظہور ہوگا اور وہ میرے اہل بیت (ع) سے ہوں گے وہ سات سال تک حکومت کریں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے پر کر دیں گے ۔

۴۔ سید محمد صدیق حسن قنوجی متوفی ۱۳۰۷ھ ” الا ذاعه بما کان ومایکون بین یدی الساعة ” میں لکھتے ہیں :

”والاحادیث الواردة فی المهدی علی اختلاف رواياتها کثیرة جداً حتی تبلغ تواتر المعنوی“

حضرت مہدی (ع) کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث روایتوں کے مختلف ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہیں، یہاں تک کہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ گئی ہیں ۔

(الا ذاعه بما کان ومایکون بین یدی الساعة، ص ۶۳۱)۔

۵۔ شیخ محمد بن احمد سفارینی اثری حنبلی متوفی ۱۱۸۸ھ ” لوامع الانوار البهیة وسواطع الاسرار الاشریة ” میں لکھتے ہیں ۔

”وقد کثرت بخروجه ، یعنی المهدی الروایات حتی بلغت حد التواتر المعنوی وشاع ذالک بین علماء السنّة حتی عدّ من معتقد انهم ۔“

خروج حضرت مہدی (ع) کے بارے میں بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں ، یہاں تک کہ حد تواتر معنوی تک پہنچی ہوئی ہیں اور یہ علماء اہل سنت کے درمیان شہرہ آفاق ہے یہاں تک کہ اسے اپنے اعتقادات میں شمار کیا گیا ہے ۔ (لوامع الانوار لالبہیہ ، ص ۳۷)۔

پھر فرماتے ہیں:

تبیه، قد علمت ان احادیث وجود المهدی (ع) وخروجه فی آخر الزمان وانه من عترت رسول الله من ولد فاطمة بلغت حد التواتر المعنوی فلا معنی لانکارها وغایة ماتشبت بالاخبار الصحیحة الشهیرة الکثیرة الّتی بلغت تواتر المعنوی ، وجود الآیات العظام الّتی منا ، بل ادلها خروج المهدی وآته یاتی فی آخر الزمان من ولد فاطمة یملاء الارض عدلاً کما ملئت ظلماً۔“

” یاد آوری ” آپ نے جان لیا کہ مہدی (ع) کا وجود ، ان کا آخری زمانے میں ظہور فرمانا اور اولاد فاطمہ سے ہونا روایتوں میں حد تواتر معنوی تک پہنچا ہوا ہے جس سے انکار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور بہت سی صحیح اور

مشہور روایات یہ (امر تواتر معنوی) تک پہنچ گیا ہے کہ قیامت سے پہلے سی بڑی بڑی علامات ظاہر ہوں گی انہی میں ایک، بلکہ پہلی علامت ”ظہور حضرت مہدی (ع)“ ہے، وہ آخری زمانے میں ظہور فرمائیں گے، وہ اولاد فاطمہ (ع) سے ہوں گے اور زمین کو اسی طرح عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی (لوامع انور البہیۃ، ص ۸۳)۔

۶۔ شیخ محمد زاہد کوثری ”نظرة عابرة“ میں لکھتے ہیں :

”وَأَمَّا تَوَاتُرُ أَحَادِيثِ الْمَهْدِيِّ وَالذَّجَالِ وَالْمَسِيحِ فَلَيْسَ بِمَوْضِعٍ رِيْبَةٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ .“

” لیکن احادیث مہدی (ع) ودجال و مسیح کا علماء حدیث کے نزدیک متواتر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے ۔ مذکورہ علماء کے علاوہ اہل سنت کے دوسرے بہت سے علماء نے حضرت مہدی (عج) سے متعلق احادیث کو متواتر جانا ہے ، یا ان کے تواتر کو دوسروں سے نقل کیا ہے اور ان پر اعتراض نہیں کیا ہے ، جیسے ابن حجر ہیثمی نے ”الصواعق المحرقة“ میں، مومن شلنجی ”نور الابصار“ میں محمد جان نے ”اصعاف الراغبین“ میں، ابن صباغ مالکی نے ”الفصول المهمة“ میں، ”مفتی سید احمد شیخ الاسلام شافعی نے ”الفتوحات الاسلامیہ“ میں ، حافظ محمد بن ابراہیم قندوزی حنفی، نے ”ینابیع المودة“ میں اور دوسرے علماء و محدثین نے اپنی کتابوں میں ان احادیث کو متواتر قرار دیا ہے ۔ ان علماء کے اقال کے دقیق ماخذات یہ ہیں:

الصواعق ، باب ۱۱۔

۔نورا لابصار ، ص ۱۸۷۔۱۸۸۔

اسعاف الراغبین ، ص ۱۴۵ و ۱۴۷۔

الفصول المهمة ، باب ؟؟ ص ؟؟

ینابیع المودة، باب ۸۹، ۹۶۔

قرطبی مالکی ”تفسیر قرطبی ، ج ۸ ، ص ۱۲۱، ۱۲۲؛

حافظ جمال الدین المری متوفی ، ۷۲۲ھ ،

”تہذیب الکمال ، ج ۲۵، ش ۵۱۸۱؛ احمد بن حجر عسقلانی ، متوفی ، ص ۸۵۲ھ ،

”تہذیب التہذیب ، ج ۹، ص ۱۲۵ش ۲۰۱،

محمد رسول بزنجی شافعی ، متوفی ، ۱۱۰۳ھ ”الاشاعة لاشراط الساعة ، ص ۸۷،

مولانا ضیاء الرحمن فاروقی ، حضرت امام مہدی ”ص ۱۲۶۔

اور فن رجال کے ماہر و حافظ ”احمد بن حجر عسقلانی ”نزهة النظر“ میں لکھتے ہیں : ”خبر متواتر سے یقین

حاصل ہوجاتا ہے اور اس پر عمل کرنے کے سلسلے میں کسی بحث کی ضرورت نہیں رہتی ۔